شجرۃ طیبۃ اصلها ثابت و فرعها فی السماء
شجرہ شریف
پیرانِ عظّام خاندان عالیہ چشتیہ فریدیہ
زاد اللہ برکتہا و فیضہا

شجرۃ طیبۃ اصلہا ثابت وفرعہا فی السماء

شجرہ شریف

پیرانِ عظام خاندان عالیہ چشتیہ فریدیہ

زاد اللہ برکتہا وفیضہا

بگرامی خدمت پیر طریقت، رہبر شریعت

الحاج حضرت علامہ ابو النصر منظور احمد شاہ صاحب

دامت برکاتہم العالیہ

گر قبول افتد زہے عز و شرف

گدائے آستانہ عالیہ

چشتیہ فریدیہ

جامعہ فریدیہ ساہیوال

محمد زبیر فریدی، محمد جاوید فریدی و برادران

گرافک ٹائم پریس فسٹ فلور رشید آرکیڈ ۱ مشن روڈ، لاہور فون 7322627, 7114118 فیکس: 7220313

الناشر: انجمن حزب الفرید شعبہ تبلیغ جامعہ فریدیہ ساہیوال پاکستان

فون: (040)4466685, 4466985

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شجرہ شریف

یا الٰہی اپنی ذاتِ کبریا کے واسطے

رحم کر مجھ پر محمّد مصطفٰے (صلی اللہ علیہ وسلم) کے واسطے

میں ہوا ہوں سخت زار اس بندِ محنت میں اسیر

کھول دے مشکل علی المرتضٰے کے واسطے

خواجہ بصری حسن کا نام لاتا ہوں شفیع

شیخ عبدالواحد اہلِ بقا کے واسطے

فضل کر مجھ پر طفیل خواجہ[5] ابنِ عیاض

شاہِ ابراہیم[6] بلخی بادشاہ کے واسطے

حضرت خواجہ حذیفہ[7] کے لیے تو رحم کر

اور ہبیرہ[8] بصریہ صاحبِ ہدا کے واسطے

خواجہ ممشاد[9] کی خاطر مرا دل شاد کر

شیخ ابو اسحاق[10] قطبِ چشتیہ کے واسطے

خواجہ ابدال[11] احمد بو محمّد[12] مقتدائے

خواجہ بو یوسف[13] صاحبِ صفا کے واسطے

خواجہ مودودِ حق [14] اور خواجہ حاجی شریف [15]

خواجہ عثمان [16] اہلِ اقتدا کے واسطے

والیِ ہندوستان خواجہ مُعینُ الدین حسن [17]

شیخ قطبُ الدین قطبُ [18] الاتقیا کے واسطے

کام کر شیریں طفیل حاجی گنج شکر [19]

اور نظام الدین محبوبِ [20] خُدا کے واسطے

دِل کو روشن کر طفیل شہِ نصیر الدین [21] چراغ

اور کمال الدین [22] کمالِ اصفیا کے واسطے

دُور کر ظُلمت سراج الدین [23] و دُنیا کے لیے

اور علم الحق و دین [24] علم الہُدا کے واسطے

حضرت محمُود [25] راجن سرورِ دُنیا و دیں

اور جمال الدین [26] جمن صاحب رضا کے واسطے

شیخ حسن [27] اور خواجہ شیخ مُحمد [28] کے طفیل

حضرت یحییٰ [29] مدنی مقتدا کے واسطے

مشکلیں حل کر طفیلِ شہ کلیم اللہ [30] ولی

اور نظام الدین [31] مقبولِ خدا کے واسطے

پیرِ فخر الحق والدین[۳۲] ناظمِ سرکارِ چشت

آں کے اندر عشقِ پیراں رہنما راہِ بہشت

دین و دنیا کا وسیلہ پیر عالم فخرِ دین

حاجی لعلِ محمد[۳۳] رہنما کے واسطے

آں محمد لعل حاجی شمسِ دینِ مصطفیٰ است

قبلہ اربابِ معنی کعبہ اہلِ صفا است

شیخ بخش اللہ[۳۴] ولی دستگیر دو جہاں

قبلہ حاجات و کعبہ مدّعا کے واسطے

رہنمائے سالکاں و پیشوائے عارفاں

شہ محبّ اللہ[۳۵] امیر دوسرا کے واسطے

نجّنا من کلّ سوءٍ اعطنا صدق الیقین

شہ محمد[۳۶] شاہ فخرِ چشتیا کے واسطے

محو کر دل سے مرے نقشِ وجودِ غیر کو

شاہِ علی خلفِ محمد[۳۷] باصفا کے واسطے

رنج و غم کو دُور کر دل نُور سے معمُور کر

حضرتِ منظور[۳۸] شاہ صاحبِ ضیا کے واسطے

دل میں دے اپنی محبت بعد رفع ماسوا

حضرت پیرانِ چشتی باخدا کے واسطے

۱۔ حضرت سید المرسلین خاتم النبیین احمد مجتبیٰ محمد صلی اللہ
علیہ وسلم ولادت باسعادت آپ کی مکہ معظمہ میں دوشنبہ کے
دن ربیع الاول کے مہینہ میں قریب طلوع آفتاب ہوئی۔ سال
عام الفیل تھا۔ وفات شریف ۱۲۔ ربیع الاول ۱۱ھ کو
دوشنبہ کے دن مدینہ منورہ میں ہوئی۔ روضہ مبارک مدینہ
منورہ میں ہے۔

۲۔ حضرت علی ابن ابی طالب ۱۳۔ رجب کو کعبۃ اللہ
کے اندر پیدا ہوئے۔ ۲۱۔ رمضان کو شہادت واقع ہوئی۔
نجف اشرف میں مزار ہے۔

۳۔ ابوسعید خواجہ حسن بصریؒ ابن ابی الحسن مدینہ منورہ میں

پیدا ہوئے ۱۱۰ھ میں وصال ہوا۔ مزار شریف متصل بصرہ
قصبہ زبیر میں ہے۔

۴۔ خواجہ عبدالواحدؒ ابن زید بصرہ میں پیدا ہوئے۔ ۲۷ صفر
۱۷۶ھ کو انتقال ہوا۔ بصرہ میں مزار ہے۔

۵۔ خواجہ فضیل ابن عیاضؒ ۳۔ ربیع الاول ۱۸۷ھ کو مکہ
معظمہ میں انتقال فرمایا وہیں مزار ہے۔

۶۔ خواجہ ابراہیم ادھمؒ ۲۶۔ جمادی الاول ۲۶۵ھ
کو انتقال ہوا۔ بغداد شریف یا شام میں مزار ہے۔

۷۔ خواجہ حذیفہ مرعشیؒ آپ کا اسم مبارک
خواجہ سدید الدین حذیفہ مرعشیؒ ہے، شوال ۲۷۶ھ
میں آپ کا وصال ہوا۔ مادہ تاریخ (اسدیدُ الدین

محبوب الٰہی ہے۔

۸۔ خواجہ امین الدین ہبیرہ بصریؒ وصال آپ کا
۱۸۔شوال ۲۸۸ھ کو بصرہ میں ہوا۔

۹۔ خواجہ مُمشاد علی الدینؒ دینوری ۱۴۔محرم ۲۹۹ھ
کو آپ کا وصال ہوا۔ مادہ تاریخ وصال (دائم
الصوم الولی) ہے۔

۱۰۔ شیخ ابُو اسحاق شامیؒ وصال آپ کا ربیع الثانی
۳۲۰ھ کو ہوا۔ مزار آپ کا شہر مکہ میں ہے۔

۱۱۔ خواجہ ابو احمدؒ ابدال چشتی ۲۶۶ھ میں آپ
کی ولادت ہوئی۔ ۱۱۔جمادی الآخر ۳۵۵ھ میں آپ کا

وصال ہوا۔چشت میں آپ کا مزار ہے۔

۱۲۔ اسم گرامی آپ کا خواجہ ناصح الدین ابو محمد چشتیؒ ہے
آپ فرزند اور خلیفہ ہیں حضرت ابُو احمد ابدالؒ کے غرہ رجب
۴۰۴ھ کو آپ کا وصال ہوا۔

۱۳۔ خواجہ ابُو یُوسفؒ آپ کا اسم گرامی خواجہ ناصر الدین
ابُو یُوسف ہے۔۱۴۔ ربیع الاوّل ۴۵۹ھ کو آپ کا
وصال ہوا۔

۱۴۔ خواجہ قطب الدین مودود چشتیؒ آپ مرید اور خلیفہ ہیں۔
اپنے والد خواجہ ابُو یوسف چشتیؒ کے غُرہ رجب ۵۲۷ھ کو آپ
کا وصال ہوا۔مزار شریف چشت میں ہے۔

۱۵۔ خواجہ حاجی شریف زندنیؒ۔آپ کی وفات ۲۔رجب
۶۱۷ھ کو ہوئی۔ مزار شریف زندنہ میں ہے۔

۱۶۔ حضرت خواجہ خواجگان عثمان ہارونیؒ۔ ولادت
آپ کی ہارون میں ہوئی۔ ۶۔ شوال ۶۱۷ھ کو آپ کا
وصال ہوا۔ مزار شریف مکہ معظمہ میں ہے۔ آپ کا مادۂ
تاریخ وصال (تاج الاصفیا) ہے

۱۷۔ حضرت خواجہ خواجگان معین الدین حسن چشتیؒ سلطان
الہند غریب نوازؒ، ولادت آپ کی ۵۳۷ھ کو مقام سنجر
میں ہوئی۔ آپ کے والد ماجد کا نام سید غیاث الدینؒ
۶۔ رجب ۶۳۲ھ کو مقام اجمیر میں آپ کا وصال ہوا۔
وہیں مزار شریف ہے۔ آپ کا مادۂ تاریخ وصال (آفتاب
ملک ہند) ہے

۱۸۔ شیخ قطب الدین بختیار کاکیؒ۔ آپ کا وصال

۱۴۔ ربیع الاول ۶۳۵ھ کو عین حالتِ سماع میں ہوا۔
مزار مبارک آپ کا قریب دہلی ہے۔

۱۹۔ اسم مبارک آپ کا مسعود لقب فریدالدین
عرف بابا صاحب گنج شکرؒ۔ آپ کے والد ماجد کا
نام سلیمانؒ ہے۔ ۵۔ محرم الحرام ۶۹۰ھ کو آپ کا وصال
ہوا۔ پاک پتن میں مزار شریف ہے۔ آپ کا مادۂ تاریخ وصال
(مخدوم) ہے۔

۲۰۔ حضرت سلطان المشائخ خواجہ نظام الدین اولیا
محبوبِ الٰہیؒ ولادت باسعادت آپ کی بدایوں میں ہوئی
آپ کا وصال ۱۸۔ ربیع الثانی ۷۲۵ھ کو ہوا۔ مزار پرانوار
آپ کا دہلی کے متصل غیاث پور عرف نظام الدین میں ہے

۲۱۔ حضرت خواجہ مخدوم نصیر الدین چراغ دہلویؒ ۱۸۔ رمضان المبارک ۷۵۷ھ کو آپ کا وصال ہوا۔ آپ کا مزار شریف دہلی میں ہے۔

۲۲۔ خواجہ کمال الدین علامہؒ ۲۷ ذیقعدہ ۷۶۲ھ کو آپ کا وصال ہوا۔ آپ کا مزار شریف دہلی میں ہے۔ آپ کا مادۂ تاریخ وصال (اہل خلوص)

۲۳۔ خواجہ سراج الدینؒ یکم جمادی الاوّل ۸۱۰ھ میں آپ کا وصال ہوا۔ مزار شریف آپ کا پیراں پتن میں ہے

۲۴۔ خواجہ علم الحقؒ ۶۔ صفر المظفر ۹۰۱ھ کو آپ کا وصال ہوا۔ مزار شریف آپ کا پیراں پتن میں ہے

۲۵۔ خواجہ محمود راجنؒ ۲۲۔ صفر ۹۳۲ھ کو آپکا وصال

ہوا۔ مزار شریف آپ کا پیراں پتن میں ہے

۲۶۔ خواجہ جمال الدین جمنؒ ۲۹۔ ربیع الاول ۹۴۰ھ کو آپکا وصال ہوا۔ مزار شریف آپ کا احمد آباد (گجرات) میں ہے۔

۲۷۔ خواجہ حسن محمد ۲۸۔ ذیقعدہ ۹۸۲ھ کو آپ کا وصال ہوا۔ مزار شریف آپ کا احمد آباد میں ہے

۲۸۔ خواجہ شیخ محمدؒ ۲۹۔ ربیع الاول ۱۰۴۰ھ کو آپ کا وصال ہوا۔ مزار شریف آپ کا احمد آباد میں ہے۔ آپ کا مادۂ تاریخ ولادت (شیخ ولی) اور مادۂ تاریخ وصال (بود چشتی محمد اکبر) ہے

۲۹۔ خواجہ یحیٰی مدنیؒ ۲۸۔ صفر ۱۱۰۱ھ آپ کا وصال ہوا۔ آپ کا مزار شریف مدینہ منورہ میں ہے

۳۰۔ مولانا شاہ کلیم اللہؒ ۲۴۔ ربیع الاول ۱۱۴۱ھ کو آپ کا

وصال ہوا۔ مزار شریف آپ کا دہلی میں ہے۔ آپ کا مادہ
تاریخ ولادت لفظ (غنی) اور مادہ تاریخ وصال (ذات
پاک) ہے۔

۳۱۔ خواجہ نظام الدین اورنگ آبادیؒ ۱۲۔ ذیقعدہ ۱۱۴۲ھ کو
آپ کا وصال ہوا، مزار شریف اورنگ آباد میں ہے۔ آپ کا
مادہ تاریخ وصال (شیخ کبیر) ہے

۳۲۔ مولانا فخر الدینؒ ۲۶۔ جمادی الثانی ۱۱۹۹ھ کو آپکا
وصال ہوا۔ مزار شریف آپ کا دہلی میں ہے۔ آپ کا مادہ
تاریخ وصال (خورشید دو جہانی) ہے۔

۳۳۔ حاجی لعل محمدؒ ۱۲۔ رمضان ۱۲۳۹ھ کو۔ آپ کا
وصال ہوا۔ مزار شریف آپ کا دہلی میں ہے۔ آپکا مادہ
تاریخ وصال (قوی ابرارِ طریقت) ہے۔

۳۴۔ مرزا بخش اللہ بیگ، ۱۷ شوال ۱۲۷۷ھ کو آپ کا
وصال ہوا۔ مزار شریف دہلی میں ہے۔ آپ کا
مادہ تاریخ وصال (مرزا بخش اللہ بیگ زاہد) ہے۔

۳۵۔ شاہ محب اللہؒ ۱۲۔ رجب المرجب ۱۲۹۵ھ کو آپ کا
وصال ہوا۔ مزار شریف آپ کا دہلی میں ہے۔

۳۶۔ خواجہ محمد شاہؒ۔ آپ کا وصال ۱۵۔ جمادی الثانی ۱۳۳۲ھ
کو ہوا۔ مزار شریف بسی نو متصل ہوشیار پور میں ہے۔ مادہ
تاریخ وصال خواجہ محمد شاہؒ ہے

۳۷۔ حضرت قبلہ الحاج خواجہ علی محمد شاہؒ ۱۲۹۹ھ آپ کا
سن ولادت ہے۔ آپ کا وصال ۱۵۔ محرم الحرام ۱۳۹۵ھ
ہے۔ مزار مبارک پاک پتن شریف آغوش حضرت بابا فریدالدین

گنج شکر میں ہے۔ آپ مادۂ تاریخ وصال خواجہ عی مُحمّد

محبوبِ جہاں است۔

۳۸۔ حضرت ابوالنصر منظور احمد شاہ صاحب مدظلہ العالی آپ

۲۴۔ رجب المرجب ۱۳۵۰ھ بمقام موضع پیر بخش چوہان نزد جلال

آباد، فیروز پُور بھارت میں پیدا ہوئے۔ اور اب جامعہ فریدیہ

ساہیوال میں علم دین کی روشنی سے تاریک دلوں کو منوّر

فرما رہے ہیں اور برصغیر میں سلسلہ چشتیہ فریدیہ کی

داغ بیل آپ نے ڈالی۔ اب یہ سلسلہ چشتیہ فریدیہ کے

نام سے نہ صرف اندرُونِ ملک بلکہ بیرونِ ملک بھی بڑی

تیزی سے فروغ پا رہا ہے۔

وللہ الحمد

وَظائف

۱۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَ تَرْضٰی بِاَنْ تُصَلِّیَ عَلَیْہِ

313 بار بعد از نمازِ مغرب پڑھنا چاہیئے

۲۔ یَاکَرِیْمُ بعد از ہر نماز 3 سو بار۔ اوّل آخر 11،11 مرتبہ دُرُود شریف پڑھنا چاہیئے۔

۳۔ بعد از نمازِ مغرب 6 نفل صلوٰۃ اوابین 2، 2 رکعت کرکے پڑھیں، پہلی رکعت میں 6 مرتبہ سورۂ اخلاص یعنی

قُل ہوَ اللہُ احد مکمل، ایک مرتبہ سورہُ فلق یعنی قُل اعوذُ برب الفلق مکمل۔ دوسری رکعت میں سورہُ اخلاص 6 مرتبہ۔

سورہُ الناس ایک مرتبہ۔

۴۔ یَا حَافِظُ یَا نَاصِرُ یَا مُعِیْنُ یَا مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ بِحَقِّ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ

ہر نماز کے بعد ایک سو مرتبہ۔

۵۔ اَللّٰہُ الصَّمَدُ بعد نماز عشاء ۱۱سو بار اوّل و آخر ۱۱، ۱۱ مرتبہ درود شریف

۶۔ بعد نماز صبح تلاوتِ قرآن حکیم و شجرہ شریف اپنی زندگی کا معمول بنائیں۔

وِردِ شریف

فریدی حضرات جو قریب قریب رہتے ہوں کوشش کر کے ہفتہ میں ایک دن جو اُن کے لیے آسان ہو، مقرر کرلیں اکٹھے ہو کر حلقہ ذکر کی محفل شریف کا انعقاد کیا کریں حلقہ ذکر کے بعد بابا فرید الدین مسعود گنج شکرؒ اور حضرت خواجہ میاں علی محمد خان علیہ الرحمہ کی ارواح پاک کو ایصالِ ثواب کیا کریں اور اپنی اپنی نیک خواہشات کے لیے اُن کے وسیلہ سے رب کریم کے حضور دعا کریں۔

اسماءِ گرامی

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ۳۳ بار یا ۴۱ بار

یَا اَللّٰهُ یَا رَحْمٰنُ ۳۳ بار یا ۴۱ بار

یَا سَتَّارُ یَا غَفَّارُ ۳۳ بار یا ۴۱ بار

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ ۳۳ بار یا ۴۱ بار

حَسْبِیْ رَبِّیْ جَلَّ اللّٰهُ مَا فِیْ قَلْبِیْ غَیْرُ اللّٰهُ

۲ بار پڑھیں۔ بعد میں ختم شریف شجرہ اور دعا اور یاد رکھیئے کہ جب دُعا مانگیں تو اپنے پیر اور پیر خانہ کیلئے بھی دعا کریں۔

تحیۃ الوُضُو

رُسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جو مُسلمان اچھی طرح وضو کر کے کھڑا ہو خوب دل لگا کر اور متوجہ ہو کر دو رکعت نماز پڑھے اس کے لیے جنّت واجب ہو گی (مراقی) حضرت بلالؓ سے حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے دریافت فرمایا تم کیا عمل کرتے ہو؟ میں نے تمہاری جُوتیوں کی آواز جنّت میں سُنی (اور معلوم ہوتا ہے) جیسا کہ تم مجھ سے آگے آگے چل رہے ہو۔ بلالؓ نے عرض کیا دو کام میرے معمول میں ہیں۔ ایک تو ہمیشہ باوضو رہتا ہوں اور جب وضو کرتا ہوں تو دو رکعت نماز نفل پڑھ لیتا ہوں۔

(بخاری و مسلم)

سُبحان اللہ باوضو رہنے اور تحیۃ الوضو پڑھنے کی کس قدر فضیلت ہے۔ مسئلہ، جب وضو کرے تو وضو کے بعد (جب کہ مکروہ وقت نہ ہو) دو رکعت نفل پڑھ لیا کرے (منیہ) اسی طرح غسل کے بعد بھی۔ (ردّ المحتار)

تحیّۃُ المسجد

یہ نماز مسجد کی تعظیم کے لیے ہے جو درحقیقت خُدا ہی کی تعظیم ہے۔ جو شخص مسجد میں آئے بیٹھنے سے پہلے دو رکعت یا چار رکعت نفل پڑھ لے۔ اگر مسجد آتے ہی کوئی اور نماز فرض یا سُنّت پڑھی جائے تو وہی نماز تحیۃُ المسجد کے

قائمقام ہو جائے گی۔ یعنی اس کے پڑھنے سے تحیۃ المسجد کا ثواب بھی مل جائے گا۔ اگرچہ اس میں تحیۃ المسجد کی نیت نہ کی گئی (مراقی الفلاح)

مسئلہ: اگر ایک دن میں کئی بار ایک ہی مسجد میں داخل ہو تو ایک ہی بار (کسی دفعہ) تحیۃ المسجد پڑھ لینا کافی ہے۔ (ردّ المختار)۔ مسئلہ: اگر کوئی ایسے وقت مسجد میں داخل ہو کہ نماز نہیں پڑھ سکتا۔ مثلاً مکروہ وقت ہے یا تنگ وقت ہے یا وہ بے وضو ہے تو سُبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر پڑھ لے۔

مسئلہ: غروب آفتاب کے بعد اور نمازِ مغرب سے پہلے کوئی نفل نماز (مسجد یا غیر مسجد میں) پڑھنا (حنفیہ کے نزدیک

مکروہ (تنزیہی) ہے (درالمختار)

نماز کی فرضیت

اللہ تعالیٰ نے سورۂ نساء میں ارشاد فرمایا ہے۔

ان الصلوۃ کانت علی المومنین کتابا موقوتا (تحقیق نماز مومنوں پر فرض کی گئی ہے۔ وقت کی پابندی کے ساتھ) سورۃ بقرہ سورۃ حج اور سورۃ مزمل میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ اقیموا الصلوۃ واتوا الزکوۃ (نماز پڑھو اور زکوٰۃ دو)

علماء کا قول ہے کہ قرآن مجید میں ساٹھ جگہوں پر نماز

قائم کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ (نجم القرآن) اور متعدد احادیث میں ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم نقل کیا گیا ہے۔ اتقوا اللہ فی الصلوٰۃ (نماز کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ کریم نے ہر مسلمان مرد اور عورت پر رات اور دن میں پانچ نمازیں فرض کی (مجالس الابرار) نیز فرمایا پانچ نمازیں ہیں جن کو فرض کیا ہے اللہ تعالیٰ نے پس جس شخص نے ان نمازوں کے لیے اچھی طرح وضو کیا، ان کو پڑھا، رکوع، سجدہ کو خوبی کے ساتھ ادا کیا اس کے لیے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے، وہ بخشا جائے گا۔

نماز کی تاکید

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَلَا تَکُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ (نماز پڑھو اور مشرک نہ بنو) (روم) حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری کلام یہ تھا: اَلصَّلٰوۃ الصَّلٰوۃ وَاتَّقُوا اللّٰہَ فِیْمَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ. یعنی نماز کا اہتمام رکھو اور لونڈی، غلاموں کے بارہ میں خدا سے ڈرو. (ابوداؤد) اس سے معلوم ہوا کہ نماز کا ادا کرنا اور ماتحتوں کے حقوق کا ادا کرنا بہت ضروری ہے. اسی لیے حضور رسول کریم

صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا سے رخصت ہوتے وقت بھی اس کی تاکید فرمائی. ایک اور فرمان ہے:

اَلَا کُلُّکُمْ رَاعٍ وَّکُلُّکُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِیَّتِہٖ.

یعنی آگاہ ہو جاؤ تم میں سے ہر شخص حاکم ہے اور ہر حاکم سے اس کی رعایا کے بارے میں سوال کیا جائیگا. (مشکوٰۃ) اس حدیث شریف میں یہ تنبیہ فرمائی گئی ہے کہ افسروں، مالکوں شوہروں اور ماں باپ پر جہاں خود نماز، روزہ کی پابندی اور دین پر عمل ضروری ہے وہاں اپنے ماتحتوں کو بھی پابندی کرائیں.

طریقہ صلوٰۃ اوّابین

نیت: نیت کرتا ہوں میں دو رکعت نماز نفل صلوٰۃ اوّابین عبادت
اللہ تعالیٰ کی منہ طرف قبلہ شریف کے اللہ اکبر کہہ کر کانوں تک
ہاتھ لے جائیں اور ہاتھ ناف کے نیچے باندھ لیں۔ پہلے ثنا
یعنی سُبحانک اللھم سے شروع کریں۔ اعوذ باللہ، بسم اللہ
اور سورۃ الحمد شریف مکمل پڑھیں اور پھر 6 مرتبہ سورہ اخلاص یعنی
قُل ھو اللہ احد پوری پڑھیں اور پھر سورہ فلق پوری ایک بار
پڑھ کر رکوع کریں اور دوسری رکعت میں بسم اللہ، الحمد شریف
پوری پڑھ کر سورۃ اخلاص 6 مرتبہ پڑھیں اور ایک مرتبہ سورۃ الناس

یعنی قُل اعوذ برب الناس پڑھ کر رکوع سجود التحیات وغیرہ
پڑھ کر مکمل کریں۔ اسی ترتیب سے ٦ نفل پڑھا کریں بعد میں سر بسجود
ہو کر ہاتھ کی ہتھیلیاں اور پاؤں کی تلیاں آسمان کی طرف
کر کے ہاتھ پاؤں زمین سے ملے ہوئے ہوں اور پھر سات مرتبہ
یہ دُعا پڑھیں۔

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ تَوْبَۃً تُوْجِبُ مُحَبَّتَكَ فِیْ قَلْبِیْ
یَا مُحِبَّ التَّوَّابِیْنَ۔ اور بعد میں جو چاہیں دُعا کریں۔

نمازِ تہجد

کم سے کم چار اوسطاً آٹھ اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعتیں

وقت کم ہو تو دو ہی رکعتیں سہی (درمختار و عالمگیری) اگر پچھلی
رات کو ہمت نہ ہو تو عشار کے بعد وتر سے پہلے پڑھ لے مگر
ویسا ثواب نہ ہوگا۔ (مظاہر حق) یہ نماز اللہ تعالیٰ کے یہاں بہت
مقبول ہے۔ نفل نمازوں میں سب سے زیادہ اس کا ثواب
ہے۔ (مشکوٰۃ)

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے کہ
تہجد کی نماز اپنے اوپر لازم کرلو اگرچہ تھوڑی ہی ہو نیز فرمایا
ہے کہ تہجد کو اپنے ذمہ کرلو۔ اس لیے یہ عادت نیکوں کی ہے
جو تم سے پہلے تھے اور نزدیکی کرنے والی ہے۔ اللہ تعالیٰ
کی طرف اور گناہ سے روکنے کا ذریعہ ہے اور مٹاتی ہے

گناہوں کو اور ہٹانے والی ہے مرض کو جسم سے۔ (سیوطی)
تہجد کے اس حکم میں عورتیں بھی شامل ہیں۔ نیز سب
نفل نمازوں میں عورتوں کو بھی مثل مردوں کے ثواب
ملتا ہے۔ (مشکوٰۃ)

ایک حدیث پاک میں ارشاد ہے ایسی عورت پر اللہ
تعالیٰ کی رحمت ہو جو رات کو اُٹھ کر تہجد پڑھے اور اپنے خاندان
کو بھی جگائے کہ وہ بھی نماز پڑھے۔ (ابوداؤد و نسائی)

جو لوگ رات کی عبادت کے باعث بستروں کو خالی چھوڑ دیتے ہیں
وہ بلاحساب جنت میں داخل کیے جائیں گے (اصحاب الستین)

جو بندہ رات کی نماز (تہجد) کے لیے نیت کرکے

سو جاتا ہے اگر رات کو آنکھ نہ کھلے اور نماز کا موقع نہ ملے تو بھی
نماز کا ثواب لکھ دیا جاتا ہے اور یہ سونا اس بندہ پر خدا کا احسان ہوتا ہے
(ابن حبان)، ایک اور فرمان ہے گھر میں نماز پڑھ کر گھروں کو بھی فضیلت دو۔
ابن خزیمہ، یہ ضروری ہے کہ عبادت اس قدر کرے جس کا نباہ
ہو سکے۔ اگرچہ یہ تھوڑی ہی ہو، مجبوری سے کبھی ناغہ ہو جاوے تو وہ دوسری
بات ہے۔ نوافل شروع کر کے نبھانا ضروری ہے۔ شروع کر کے
چھوڑ دینا بُری بات ہے اور شروع نہ کرنے سے چھوڑ دینا
یہ فعل زیادہ بُرا ہے۔

مسئلہ: تہجد پڑھ رہا تھا کہ اذان ہو گئی یا کسی اور طرح پتہ چلا کہ
صبح صادق ہو گئی تو اس نماز کو پوری کر لے۔ (شامی)

مُتکبّر کی مُذمّت

مُتکبّر آدمی کو اللہ جلّ شانہٗ وعمّ نوالہ، ہرگز پسند نہیں فرماتا
قرآن پاک میں متعدد مقامات پر اس کی مذمت کی گئی ہے چنانچہ
حکم فرمایا، سَاَصْرِفُ عَنْ اٰیٰاتِیَ الَّذِیْنَ یَتَکَبَّرُوْنَ
فِی الْاَرْضِ بِغَیْرِ الْحَقِّ۔ (الاعراف)
ترجمہ: میں ان لوگوں کو اپنی نشانیوں سے پھیر دوں گا جو
زمین میں ناحق تکبّر کرتے ہیں۔
اِنَّہٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْتَکْبِرِیْنَ۔ (النحل آیت ۲۳)
ترجمہ: بے شک وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) متکبرین کو پسند نہیں کرتا

إِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ ۔ (المومن آیت : ۶۰)

ترجمہ: وہ لوگ جو میری عبادت سے تکبّر کرتے ہیں وہ ذلیل ہو کر دوزخ میں داخل ہوں گے ۔

۱۔ متکبر لوگ اللہ تعالیٰ کے نزدیک جہنمی ہیں۔ اور ظالم، سرکش اور ذلیل ہیں۔

۲۔ متکبّر آدمی کے سب لوگ دشمن ہوتے ہیں۔

۳۔ متکبّر آدمی اللہ کی نعمتوں سے محروم رہتا ہے۔

۴۔ متکبّر آدمی پر رب کریم جلّ شانہٗ کی ساری مخلوق لعنت کرتی ہے۔

۵۔ تکبّر دین کو برباد کرنے والا ہے اور عقل کو کم کرنے والا ہے عزت کو تباہ کرنے والا ہے۔

تکبّر عزازیل را خوار کرد   بہ زندانِ لعنت گرفتار کرد

۶۔ تکبّر جیسی لعنت سے ہر ممکن بچنا چاہیئے اس کی بجائے عجز وانکساری اختیار کرنا چاہیئے چونکہ تکبّر اللہ تعالیٰ کے حضور پسند نہیں اور جو بات اللہ کریم کو پسند نہیں اس کو ہرگز ہرگز اختیار نہیں کرنا چاہیئے۔ عجز وانکساری کو معمول بنانا چاہیئے اور اپنی زندگی میں اس بات کی بھرپور کوشش کرنی چاہیئے کہ ایسا کوئی کام جس سے

اللہ جل شانہ نے منع فرمایا ہے، باز رہیں اور وہ کام کریں جس
کا اللہ کریم اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم ارشاد فرمایا ہے
کیونکہ اسی میں ہماری بخشش کا راز مضمر ہے۔

ضرورتِ شیخ

جیسے جسمانی نشوونما کے لیے مربی کی ضرورت ہوتی ہے
اسی طرح روحانی تربیت کے لیے بھی شیخ کی ضرورت ہوتی ہے،
جیسے جسم کو اپنی ضروریات لازمی ہیں اور اُسے خوراک
کی اشد ضرورت ہوتی ہے۔ اسی طرح رُوح کو بھی روحانی غذا
کی شدید ضرورت ہوتی ہے اور یہ غذا کسی روحانی پیکر سے

ہی حاصل ہوتی ہے

★ جسم بیمار ہو جائے تو ہم فوری علاج کے لیے دوڑتے
ہیں کہ موت واقع نہ ہو جائے۔ پھر آخر کیا وجہ ہے کہ رُوح بیمار
ہو تو اس کی طرف توجہ ہی نہیں کرتے اور نہ ہی اس کے
حیات و بقا کا خیال آتا ہے۔

★ جسمانی طبیب کی طرح روحانی طبیب کی بھی ضرورت ہے

★ حضرت علی المرتضیٰ کا قول ہے کہ مومن اپنے اوقات
چار حصوں میں تقسیم کرے۔ ایک حصہ اللہ تعالیٰ کے حضور مناجات
میں، دوسرا اپنے نفس کے محاسبہ میں، تیسرا علماء کرام کی محفل
میں جو خدا کے احکام کی روشنی میں وعظ و نصیحت کرتے

ہیں، چوتھا اپنے نفس کی جائز لذتوں میں صرف کرے۔

★ جتنی محنت ہوگی، اتنی ہی نعمت حاصل ہوگی۔ جب تک مرشد کامل کی تربیت حاصل نہ ہوگی۔ صحیح منزل پر نہیں پہنچ سکے گا۔

★ پیر مرید کا مشاطہ ہے اس لیے پیر کی ترغیب مرید کی محاسب اور کمالیت حال کے لیے ہوتی ہے۔ یقینِ کامل ایک نُور ہے جس سے انسان کا سینہ منور ہو جاتا ہے۔

★ مُرید کو ہر ہر قدم پر مرشد کے لطف و کرم اور رہنمائی کی اشد ضرورت ہوتی ہے۔ پیر کی راہنمائی کے بغیر انسان کی مثال اس مسافر کی سی ہے جو دوران مسافت اپنا راستہ

کھو چکا ہو اور گم کردہ راہ در بدر کی ٹھوکریں کھاتا پھرے نہ راستہ ملے اور نہ منزل مقصود کو پا سکے۔

★ مُرشد کامل کی شفقت اور توجہ سے مرید کا زنگ آلود دل صیقل ہو کر نُورِ حق سے منور ہو جاتا ہے۔

★ طریقت کی منزل کا متلاشی پیر کامل کے بغیر منزلِ مقصود نہیں پا سکتا جیسے کہ حضرت مولانا رُوم علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

پیر را بگزیں کہ بے پیر ایں سفر
ہست بس پُر آفت و خوف و خطر

آدابِ شیخ

مرید جس قدر مؤدب ہوگا اُسی قدر شیخ سے فیضیاب ہوگا۔ جیسے حضرت مولانا روم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا:

از خدا خواہیم توفیق ادب
بے ادب محروم ماند از لطفِ رب

بے ادب تنہا نہ خود را داشت بد
بلکہ آتش در ہمہ آفاق زد

★ یعنی ہم اللہ تعالیٰ سے ادب کی توفیق چاہتے ہیں بے ادب اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے محروم ہوجاتا ہے۔

بے ادب اکیلا ہی نہیں بلکہ جہاں والوں کو بھی لے ڈوبتا ہے۔

★ ادب کے بغیر شیخ کامل کی صحبت و مجلس سے بھی فائدہ نہیں اُٹھایا جاسکتا اور نہ ہی گوہرِ مقصود حاصل ہوتا ہے۔

★ حضرت امام غزالیؒ فرماتے ہیں کہ شیخ کے حضور دوزانو بیٹھے اور بات کرنے سے پہلے اجازت طلب کرے۔

★ شیخ و مرشد کے حضور بے معنی اور طویل گفتگو سے اجتناب کرے۔

★ شیخ کا ارشاد عالی پوری توجہ اور دل کی گہرائیوں سے سُنے اور اس پر عمل بھی کرے تاکہ اُسے گوہرِ مقصود حاصل ہو۔

★ اپنے پیر و مرشد کی خدمت میں جب حاضر ہونے کا

شرف حاصل ہو تو ورد و وظائف اور نوافل وغیرہ بلا اجازت ادا نہ کرے کیونکہ مُرشد کامل کی خدمتِ عالیہ میں حاضری ہی بہت برکات کی حامل ہے۔

★ مسندِ شیخ پر بیٹھنے سے گریز کرے مسند پر بیٹھنا تو کُجا کئی مریدین کو دیکھا گیا ہے کہ اپنے پیرو مُرشد کے مکان کے طرف نہ پُشت اور نہ ہی سوتے وقت پاؤں ہونے دیتے ہیں اور تقاضائے ادب بھی یہی ہے جس قدر ہو سکے عجز و انکساری کو ملحوظ خاطر رکھے۔

★ بزرگوں کا ادب و احترام سالکین کا طریقہ ہے جسے ہر مرید کو بصدق دل اختیار کرنا چاہیئے تاکہ بامراد ہو سکے۔

★ انسان عبادت سے جنت میں جاسکتا ہے۔ اور ادب سے واصل الی اللہ ہو جاتا ہے۔

★ خدمت کی بجائے آداب بہتر ہیں۔

★ مرید شیخ کی محفل میں بے ضرورت نہ ہنسے ادھر اُدھر نہ دیکھتا رہے بلکہ شیخ کی طرف متوجہ رہے۔

★ شیخ اگر مرید کو اس کی کسی غلطی پر سرزنش فرمائے تو مرید اپنے دل میں ہرگز ملال نہ لائے بلکہ اسے اپنی بہتری کے لیے ہدایت سمجھے۔

دُعا گو

محمد مظہر فرید شاہ

نائب مہتمم جامعہ فریدیہ ساہیوال

مخدوم المشائخ حضرت پیر شاہ چراغ علیہ الرحمہ کا مختصر تعارف

آپ بھارت کی سرزمین جلال آباد ضلع فیروز پور میں حضرت
پیر شاہ جمال الدین علیہ الرحمہ کے گھر پیدا ہوئے۔ آپ کا سلسلہ نسب
39 واسطوں سے میدان کربلا کے پہلے مجاہد اور شہید حضرت
سیدنا مسلم بن عقیلؓ سے جا ملتا ہے۔ آپ کے والد گرامی حضرت
پیر شاہ جمال الدین علیہ الرحمہ نے امام اہل سُنّت اعلحضرت مولانا
شاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی علیہ الرحمہ کا زمانہ پایا انہی سے
اکتسابِ فیض کیا اور انہی کا فیض بکھیرنے میں زندگی بسر کی۔
آپ نے بھارت کی سرزمین پر بڑے بڑے دینی مدارس بالخصوص

سہارنپور اور دہلی کے مدارس سے تعلیم حاصل کی۔

حضرت پیر شاہ چراغ رحمۃ اللہ علیہ آفتاب ولایت
حضرت سید محمد اسماعیل شاہ علیہ الرحمہ آف کرمانوالہ کے ہم کلاس
تھے۔ سہارنپور کے ایک دینی مدرسہ میں اکٹھے تعلیم حاصل کرتے
رہے۔ آپ اپنی قابلیت اور حاضر دماغی کے باعث ہمیشہ اساتذہ کی نظر
میں مقبول رہے۔ فقہ اصول، اسماء الرجال اور تصوف کی
کتب کی طرف زیادہ توجہ رہی۔ حضرت مولانا عبدالرحمٰن جامی
علیہ الرحمہ کی سوانح جامی کے سینکڑوں فارسی اشعار آپ کو یاد
تھے اور انکو کی مشکل ترین کتاب شرح جامی پڑھانے میں خاص
درک تھا۔

آپ کی طبیعت میں استغنا کُوٹ کُوٹ کر بھرا ہوا
تھا۔ جس کی وجہ سے کسی سرمایہ دار کی کاسہ لیسی فطرت سے
خالی تھی۔ اس کا اندازہ اس بات سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے
کہ تحریکِ پاکستان میں جلال آباد کے معروف مسلم لیگی لیڈر
نواب افتخار خان ممدوٹ نے مسلم لیگی خدمات کے سلسلہ میں
ایک مربع زمین دینے کی پیش کش کی لیکن آپ نے انکار
کر دیا اور زبان پر اعلیٰحضرت کا شعر لائے۔

میں گدا ہوں اپنے کریم کا
میرا دین پارہ نان نہیں۔

آپ کے جواب سے نواب افتخار خان ممدوٹ کو

مزید کچھ کہنے کی جُرات نہ ہوئی۔ اس جواب سے امام اہلِ سُنّت
اعلیٰحضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمہ سے مسلکی تعلق بھی نمایاں دکھائی
دیتا ہے۔ آپ سیاسی طور پر دو قومی نظریہ پر یقین رکھتے تھے
اس وجہ سے مسلم لیگ سے زبردست تعاون رہا۔ سینکڑوں
سرمایہ دار موجود تھے۔ مگر آپ کو مسلم لیگ جلال آباد کا سیکرٹری
جنرل بنایا گیا۔ آپ برہمن سامراج اور اس کے گماشتوں سے
برسرِ پیکار رہے یہاں تک پاکستان معرضِ وجود میں آگیا۔
آپ ۱۹۴۷ء میں ہجرت کرکے پاکپتن شریف کے
قریب ایک بستی ڈھپی آکر مقیم ہوئے۔ شیخ الاسلام والمسلمین
حضرت بابا فرید الدین علیہ الرحمہ کے دربارِ پُر انوار کی حاضری

اکثر و بیشتر دیتے رہے اور فرید العصر حضرت میاں علی محمد خاں صاحب
پیر آف بسی شریف کی محافل شریف میں بکثرت تشریف
لے جایا کرتے تھے۔ آپ کے سلسلۂ فیض سے راوی بوریوالہ
دہاڑی، ملتان اور ضلع ساہیوال کے بہت سے دیہات
مستفید ہوئے۔ آپ کی سینکڑوں کرامات سے ایک یہ بھی ہے
کہ آپ نے ملت اسلامیہ کو نشان منزل، دلیل محبت، ترجمان
اسلام عاشقِ رسول حضرت علامہ الحاج ابوالنصر منظور احمد شاہ
صاحب دامت برکاتہم العالیہ کو اپنا وارث چھوڑا جن سے
آج ہر خاص و عام اکتساب فیض کر رہا ہے۔ وللہ الحمد

وَصَلَّی اللّٰہِ عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ

مرشدِ کامل

فاتح عیسائیت پیرِ طریقت حضرت علامہ الحاج ابوالنصر
مَنْظُوْر اَحْمَد شَاہ صاحب دامت برکاتہم العالیہ
کا مختصر تعارف

اسم گرامی منظور احمد ہے کنیت ابوالنصر آپ بنو ہاشم خاندان
کے چشم و چراغ ہیں والد ماجد حضرت مولانا الحاج پیر شاہ چراغ
علیہ الرحمہ جو بڑے عالم دین اور متقی بزرگ شخصیت اور کئی خداداد
صلاحیتوں کے مالک تھے۔ آپ مفسر، محدث، مفتی، مدرس اور
ماہر علم طب بھی تھے۔

آپ ۲۴ رجب المرجب ۱۳۵۰ھ بمطابق ۱۵ دسمبر ۱۹۳۰ء

کو موضع پیر بخش چوہان نزد جلال آباد ضلع فیروز پور (بھارت)
میں پیدا ہوئے اور اب جامعہ فریدیہ ساہیوال میں علم و دین
کی روشنی سے تاریک دلوں کو منور فرما رہے ہیں۔ آپ کا سلسلہ
چالیس واسطوں سے خاندان نبوت کے چشم و چراغ کربلا معلیٰ
کے پہلے شہید سیدنا امام مسلم بن عقیلؓ سے جا ملتا ہے۔ آپ
نے درس نظامی کے مُستند ہونے کے ساتھ ساتھ میٹرک فاضل عربی
فاضل فارسی اور علماء اکیڈمی کوئٹہ علماء اکیڈمی پشاور کے علاوہ
جامعہ اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور سے درجہ تخصص (ایم اے)
کی ڈگری حاصل کی۔

غزالی زماں حضرت علامہ الحاج سید احمد سعید شاہ صاحب

کاظمی مدظلہ العالی، حضرت مولانا الحاج فتح محمد صاحبؒ بہاولنگری حضرت
مولانا الحاج محمد شریف صاحب مہاجر مدنی، حضرت مولانا محمد اسمٰعیل
صاحبؒ بوریوالہ مولانا الحاج پیر شاہ چراغ علیہ الرحمہ (آپکے والد ماجد)
اور فقیہہ اعظم پاکستان حضرت مولانا الحاج محمد نور اللہ صاحب
نعیمی قادری محدث بصیر پوری سے آپ نے شرفِ تلمذ حاصل کیا

بیعت و خلافت:

جیسا کہ مولانا شبیر احمد ہاشمی نے فیوضات فریدی کے صفحہ نمبر ۱
پر بیعت کا ذکر فرماتے ہوئے فرمایا کہ آپ قطب الوقت
فرید العصر حضرت مولانا الحاج میاں علی محمد خانؒ چشتی نظامی
آف بسی شریف سے مجازِ طریقت اور منظور نظر ہیں۔ سلسلہ

چشتیہ فریدیہ کے مقتدر رہنما ہیں۔ آپ میں سوز و گداز، آہ و بکا پوری چشتی شان و شوکت کے ساتھ ہے۔ وجد و سرور کا عالم دیدنی ہوتا ہے۔ بعض اوقات تو اس دور میں "منصور" کی جگہ "منظور" کا تصور ہوتا ہے۔ پھر بھی آدابِ شریعت ملحوظ خاطر رہتے ہیں۔ غرضیکہ شریعت و طریقت کے جامع اور حسین پیکر ہیں۔ عشقِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم تو رگ رگ میں بسا ہے اور یہ کہے بغیر نہیں رہا جاسکتا کہ آپ کا سینہ عشق مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا خزینہ ہے۔ تمام علماء اہلِ سُنّت اور اعلحضرت امام احمد رضا خان بریلویؒ مولانا سید محمد نعیم مرادآبادیؒ، امیر ملت سید جماعت علی شاہ صاحب علی پوری، عاشقِ رسول، مہاجر مدنی حضرت

مفتی ضیاء الدین مدنی علیہ الرحمہ سے غایت درجہ کی عقیدت ہے لیکن شیخ الاسلام والمسلمین زہد الانبیاء، سیدنا حضرت بابا فریدالدین مسعود گنج شکرؒ سے تو آپ کو نہ صرف کمال درجہ کی عقیدت و محبت ہے بلکہ آپ فنافی الفرید ہیں اسی نسبت سے آپ کے مرید فریدی کہلاتے ہیں۔

اذنِ فرید:

آپ کے مریدین کو فریدی کہلانے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ میرے محسن و مربی مرشد کامل دامت برکاتہم العالیہ نے بارگاہ شیخ الاسلام والمسلمین زہد الانبیاء سیدنا حضرت بابا فریدالدین مسعود گنج شکر علیہ الرحمہ میں درخواست کی کہ حضور میں سلسلہ

سے وابستہ ہونے والوں کو سلسلہ کی پہچان اور نسبت کے اظہار کے لیے کیا لکھنے کی اجازت دوں۔ تو عالم رویا میں حضور باباجی صاحب علیہ الرحمہ نے آپ کو اذن دیا جو آپ کے ہاتھ پر بیعت کرے اس کی نسبت ہماری طرف کر کے فریدی لکھنے کا اذن دو۔ یہی وجہ ہے جب کوئی شخص آپ کے ہاتھ پر بیعت کرتا ہے تو آپ اسے باباصاحب علیہ الرحمہ کی نسبت سے اپنے نام کے ساتھ فریدی لکھنے کا حکم ارشاد فرماتے ہیں جس کی وجہ سے آپ کے مریدین فریدی کہلاتے ہیں۔

تصنیفی خدمات:

آپ کی شہرہ آفاق کتب جن کے مطالعہ سے نہ صرف

علمی معلومات حاصل ہوتی ہیں بلکہ قلب و روح کی تسکین اور روحانی فیوض و برکات کے حصول کا بھی بہترین ذریعہ ہیں ان میں مدینۃ الرسول جو کہ سیرت ایوارڈ یافتہ ہے، بلد الامین، علما القرآن، درود و سلام، شہباز قدس، سیر برزخ، مقالات طیبات، ذوق دعا، نگاہ نبوت اور جلوۂ جاناں و دیگر تصانیف بھی قابل ذکر ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق بخشے تو آپ بھی ان کتب کا مطالعہ ضرور فرمائیں۔

تعلیمی خدمات:

آپ ہمیشہ اس بات کا درس دیتے ہیں کہ شریعت و طریقت کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ یہ کوئی الگ الگ نظام

نہیں ہیں۔ طریقت سے بہرہ ور ہونے والے خوش نصیب
پہلے شریعت کی دولت سے مالا مال ہوتے ہیں۔ طریقت کا علم
حاصل کرنے کے لیے شرعی علوم کا حاصل کرنا بے حد ضروری ہے
شریعت کے بغیر طریقت کو سمجھنا نہ صرف ناممکن ہے بسا اوقات
انسان گمراہ ہو جاتا ہے۔ جیسے حضرت سلطان العارفین باہو
علیہ الرحمہ نے فرمایا تھا۔

علموں باجھ کرے جو فقیری کافر مرے دیوانہ ہو

یہی وجہ ہے کہ آپ نے اسلاف کی تعلیمات پر عمل کرتے
ہوئے پہلے دینی مدارس کا وجود قائم کیا اور انہی مدارس
سے طریقت کی تعلیمات کو فروغ دیا جس کا مرکز جامعہ فریدیہ

ساہیوال ہے۔ اس کی شاخیں اندرون ملک ساہیوال،
پاکپتن، کمیر، ہڑپہ، کسوال، لڈن، میاں چنوں، لاہور و دیگر
شہروں کے علاوہ بیرون ملک برمنگھم، مانچسٹر، ولور ہمپٹن،
برطانیہ میں شریعت و طریقت کو فروغ دینے میں سرگرم عمل
ہیں۔

اللہ تعالیٰ جل مجدہ سے اس عاجز کی دعا ہے کہ وہ
اپنے حبیب کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کا صدقہ حضرت کا
سایۂ رحمت تا دیر غلاموں کے سروں پر قائم و دائم رکھے۔
اور وجود مسعود سے ہر خاص و عام کو دینی و روحانی فیض سے
فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین ثم آمین)

وَصَلَّى اللهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ سَيِّدِ الْأَنْبِيَاءِ
مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّم۔

شیخ کامل کے در کا ادنیٰ سگ

عَبْدُ الْعَزِیْز فَرِیْدِی

ضلعی خطیب اوقاف

نگران مدرسہ انوار الفرید
محمد دین سٹریٹ ۲۲۔ نیوال محلہ
چاہ میراں لاہور

ہدایات

★ ارکانِ اسلام کی پابندی لازمی ہے شریعت پر مکمل عمل کے بغیر طریقت کا دعویٰ غلط اور فضول ہے حقوق اللہ کی ادائیگی کے ساتھ حقوق العباد کی ادائیگی بھی لازمی ہے۔

★ تحمل، بُردباری اور حوصلہ وصبر کرنا اپنا شعار بنائیں۔ غیبت، چُغلی اور بخیلی سے مکمل پرہیز کرتے رہیں۔

★ حلال روزی میں روحانی ترقی کا راز مُضمر ہے۔

★ شرِ شیطان و شرِ نفس سے پناہ مانگتے ہیں۔

★ بڑوں کا احترام چھوٹوں پر شفقت اپنا معمول بنائیں۔

★ محلہ داروں اور برادری میں ممکن حد تک اصلاح و اتحاد کا پورا پورا خیال رکھیں اور جہاں تک ہو سکے ہر ایک سے محبت کریں۔

★ علم محیط ہے اور معرفت اس کا جُزو ہے۔

★ توبہ تمام مومنوں پر فرض ہے جس نے توبہ نہ کی وہ ظالم ہے. نوجوان توبہ کرے تو اللہ رب العزت اس کو دوست رکھتا ہے اور اس کے گناہوں کو نیکیوں میں بدل دیتا ہے۔

★ سلوک کی منزلیں ادب سے طے ہوتی ہیں۔

★ محفل میں ایسی بات کرو جس کا نفع سب کو پہنچے۔

★ عالم کی پیروی کی جاتی ہے اور عارفِ حق سے

راہِ ہدایت حاصل کی جاتی ہے۔

★ اپنے عمل کو نمک اور ادب کو آٹا بناؤ۔ تصوف میں تمام تر اخلاق ہی کو ترجیح دی جاتی ہے۔

★ حضور نبی کریم رؤف الرحیم سرکار دو عالم فخر موجودات سرور کائنات رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین طٰہٰ یٰسین صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ و ذریتہ واہل بیتہ اجمعین نے فرمایا کہ بد خلقی بد بختی ہے سب سے بُرا وہ جس کا اخلاق بُرا ہوگا۔

★ فرمایا کہ قیامت کے روز میرا دوست وہ ہوگا جس کا اخلاق اچھا ہوگا جس کی زبان اور ہاتھ سے کسی انسان کو نقصان نہ پہنچے۔

★ اپنے تمام معاملات خدائے وحدہٗ لاشریک جلّ شانہ، کے سپرد کرو کہ وہی ہر چیز پر قادر ہے۔

★ مرید کے لیے تصورِ شیخ ضروری ہے

★ اپنے سلسلہ چشتیہ فریدیہ کی محافل ذکر و فکر میں شریک ہوا کریں۔

★ سلسلہ فریدیہ کے متعلقین کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنی سیرت و صورت میں حضور اکرم خاتم النبیین سرورِ کونین رحمتِ عالم جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کریں۔

★ مسلکِ حق اہلِ سُنّت و جماعت (بریلوی) کی اشاعت

و تبلیغ اعلیٰ پیمانے پر کی جانی چاہیئے اور سلسلہ چشتیہ فریدیہ کے متعلقین کو اس کام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہیئے۔

★ مسلک حق اہلِ سنت و جماعت (بریلوی) کی پابندی اور کسی بھی گستاخ جماعت سے تعلق یا رواداری سے مکمل اجتناب ضروری ہے۔

★ سلسلہ چشتیہ فریدیہ سے منسلک حضرات کو چاہیئے کہ وہ اخلاق حسنہ اور اتباعِ سُنّت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک مثالی انسان بنیں اور مکمل اتباع کے بعد دیگر مسلمانوں کو بھی اتباع شریعت اور عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے سرفراز فرمائیں۔

نوٹ : فریدی احباب اپنا پتہ بدل جانے کی صورت
میں اطلاع کر دیا کریں اور سالانہ عرس مبارک پر آخری
مجلس اجتماعی دعا میں ضرور شرکت کیا کریں۔ جو ہر سال
12 شعبان کو صبح 8 بجے شروع ہوتی ہے اور عرس مبارک
کی دو روزہ تقریبات کا آغاز 11 شعبان کی رات کو شبینہ
قرآن پاک سے ہو جاتا ہے۔

وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّم

دعا گو
ابو النصر منظور احمد عفا اللہ عنہ
بانی جامعہ فریدیہ ساہیوال

فریدی حضرات متوجہ ہوں

ہمارے مرشد کریم حضور باباجی دامت برکاتہم العالیہ
نے جب ہمیں سلسلہ عالیہ چشتیہ فریدیہ میں داخل فرمایا تھا
تو اس وقت ایک عہد لیا کہ یا اللہ میرے ہاتھ، میرے
پاؤں، میری زبان، میری آنکھیں اور میرے کان تیرے
حکموں کے خلاف کوئی کام نہیں کریں گے اور تیرے
حکموں کو بجالاتے رہیں گے۔ اس پر غور کریں کہ ہم نے
بیعت کے بعد اپنے اس عہد کی پاسداری کہاں تک
کی جو ہمارے مرشد کامل نے لیا تھا۔ کیا اس عہد کے

مطابق عملی زندگی اپنانے کے لیے کچھ سوچا؟ اگر نہیں تو اب بھی موقع ہے غور فکر کریں۔ ہمیں اس فانی زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں۔ ہمیں یہ بھی سوچنا چاہیئے کہ ہمارے شیخ کامل نے عہد لیتے وقت ہاتھ، پاؤں، زبان، آنکھ اور کان کا ذکر کیوں کیا؟ حقیقت یہ ہے کہ انسان انھی اعضائے سے اپنی زندگی میں کام لیتا ہے۔ اگر انسان کے یہی اعضاء جن کے بارے میں عہد لیا گیا ہے، درست ہو جائیں تو انسان مکمل طور درست ہو جاتا ہے، کیونکہ انھی اعضاء سے انسان کو خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی سرزد ہونے کا خطرہ لاحق رہتا ہے۔

توجہ فرمائیں؛

بیعت کے بعد کہاں تک ہم نے پنجگانہ نماز کی ادائیگی، تلاوتِ کلام مجید اور درود وظائف کی پابندی، اپنے رہن سہن، گفتار و کردار، شکل و صورت کو اتباعِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں ڈھالا ہے۔ غور کریں کہ بیعت کے بعد اپنے ماں باپ، بہن بھائیوں، بیوی بچوں اور رشتہ داروں و دیگر ملنے جلنے والوں کو اپنے اخلاق و کردار میں تبدیلی لا کر کس قدر متاثر کیا۔

فکر کریں۔

کہ شیخ کامل کی اتباع میں اللہ جل شانہٗ اور رسول

کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع ہے۔ کیونکہ ہمارا شیخ پیرومرشد
سُنّتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلّم کا بہترین نمونہ ہے ہمیں چاہیئے
کہ ان کی کامل اتباع کر کے اپنے دین و دنیا سنوار لیں۔
اور بیعت کا اصل مقصد پورا ہو۔

ہماری فریدی بہنیں:

بھی شیخ کی ہدایات اور فرمودات کے مطابق نماز،
تلاوتِ قرآن مجید اور اوراد و وظائف کو اپنی زندگی کا معمول بنائیں
اور جو اپنے گھر والی ہیں وہ ان معمولات کے ساتھ ساتھ
خاوند کی تابعداری، اپنے سسرال والوں سے پیار و محبت
ادب و احترام کو اپنا شعار بنائیں۔ گالی گلوچ، چغلخوری،

ناخن پالش، ناخن بڑھانے، سر کے بال کٹوانے، ننگے
سر عام پھرنے سے مکمل اجتناب کریں بلکہ ہر ممکن پردہ داری
کو ملحوظِ خاطر رکھیں۔ خدانخواستہ خاوند سخت مزاج ہے اور وہ
بات بات پر ٹوکتا ہے تو ایسی حالت میں صبر و استقلال
کو کبھی ہاتھ سے نہ چھوڑیں۔ بلکہ طبیعت میں قوت برداشت
پیدا کریں تاکہ گھر کا نظام برباد نہ ہو۔ بندہ عاجز دل کی اتھاہ
گہرائیوں سے قبلہ و کعبہ باباجی حضور کے لختِ جگر نورِ نظر
حضرت صاحبزادہ پیر اظہر فرید شاہ صاحب دام اقبالہٗ
کا شکریہ ادا کرتا ہوں جو گفتار و کردار، اخلاق و محبت اور
علم و عمل کے لحاظ سے اس گھرانے کا عظیم سرمایہ ہیں، جنہوں

نے راقم الحروف کو توجہ دلائی تو اپنے خوش نصیب بہن
بھائیوں کو جو اس سلسلہ سے وابستہ ہیں سے یہ چند
حروف ہدیہ کیے ہیں۔

خداوند کریم ہم سب کو عمل صالح کی توفیق بخشے۔

آمین ثم آمین

وصلی اللہ علیٰ حبیبہٖ محمدٍ وآلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم

طالبِ دعا:

آپکا پیر بھائی

قاری عبدالعزیز فریدی

جامعہ فریدیہ (رجسٹرڈ)

ساہیوال

اور اس کے شعبہ جات کا اجمالی خاکہ

★ جامعہ فریدیہ کا آغاز ۴ ستمبر ۱۹۶۳ء کو سنہری مسجد گول چوک ساہیوال میں ہوا۔ ایک سال بعد جگہ کی قلت اور طلبہ کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر جامعہ فریدیہ مسجد سے باہر منتقل کر دیا گیا جہاں اب موجود ہے۔

★ ۸۔ مارچ ۱۹۶۴ء کو فرید العصر قطب الوقت حضرت خواجہ میاں علی محمد خاں چشتی نظامی رحمۃ اللہ علیہ،

فقیہہ اعظم حضرت علامہ محمد نُوراللہ نعیمی محدّث بصیرپوری،
میرے اور آپ کے محسن ومربّی فخرالعصر حضرت علامہ ابوالنصر
منظور احمد شاہ صاحب دامت برکاتہم العالیہ بانی ومہتمم
وشیخ الحدیث جامعہ ہذا نے اس کا سنگ بُنیاد رکھا۔

★ اب یہ جامعہ ایک عظیم یونیورسٹی کی شکل میں حضور سیدنا
بابا فریدالدین گنج شکر علیہ الرحمہ اور حضور میاں علی محمد
خان علیہ الرحمہ کے فیضان کو حضور سیدی ومُرشدی علامہ
ابوالنصر منظور احمد شاہ صاحب دامت برکاتہم العالیہ کے
مبارک ہاتھوں پُوری دنیا کو تقسیم کر رہا ہے اور اس کے
مختلف شعبہ جات دینی فریضہ کو انجام دے رہے ہیں۔

دارالاقامہ

جامعہ کی ایک خوبصُورت عمارت دارالاقامہ
کہلاتی ہے۔ جس کے ابتدائی بلاک کا افتتاح ۳۱ مئی
۱۹۶۴ء کو ہوا تھا۔

دارالتدریس

جامعہ کے ہوسٹل کے سامنے کی حسین وجمیل عمارت
ایک عظیم الشان مسجد جس کی دیواروں کی رُوح خواجہ
اجمیری علیہ الرحمہ کے وجود مقدس کی پاکیزہ خوشبو سے
حاضرین وزائرین کے دل ودماغ کو معطر کرتی ہے اس
مسجد کی خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس کی محرابی دیوار کی ہر

اینٹ پر قرآن پاک پڑھا ہوا ہے اور اس کا نام جامع مسجد
اولیا، فخر العصر قبلہ باباجی دامت برکاتہم العالیہ نے اجمیر
شریف میں حضور خواجہ معین الدین چشتی علیہ الرحمہ کے مزار
مبارک میں بیٹھ کر انتخاب کیا ہے۔ یہ عمارت دارالتدریس
کہلاتی ہے۔ اس میں داخل ہوتے ہی بائیں جانب
بانی جامعہ کے والدین کریمین اور آپ کے لختِ جگر
و نورِ نظر حضرت صاحبزادہ علامہ پیر اطہر فرید شاہ رحمۃ
اللہ علیہم کے مزار مبارک مرجع خلائق ہیں۔ نیز دارالافتاء،
کتب خانہ، فریدیہ شفاخانہ، لائبریری، انجمن حزب الفرید
بزم فرید طلباء و طالبات، مکتبہ نظامیہ اور ماہنامہ انوار الفرید

کے الگ الگ محاذوں پر دینی امور نہایت اعلیٰ پیمانے
پر اپنی اپنی ذمہ داریاں نبھا رہے ہیں۔

تعلیمی شعبہ جات

ہر شعبہ جات تین حصوں پر منقسم ہے ایک اندرون
شہر ساہیوال دوسرے بیرون شہر قصبہ جات و دوسرے
اضلاع میں اور تیسرے بیرونِ ممالک۔
اندرون شہر، جامعہ کے بالکل قریب طالبات کا شعبہ بنات
الاسلام قائم ہے جس میں اندرون شہر اور بیرون شہر
مختلف تحصیلوں اور اضلاع سے پرائمری تا ایم اے پاس
بچیاں دینی تعلیم کے لیے داخل ہوتی ہیں۔ پرائمری تا مڈل

پاس بچیوں کو حفظ القرآن اور تجوید و قرات میں داخل کیا
جاتا ہے۔ میٹرک تا ایم اے بچیوں کو عالمہ فاضلہ کورس سے
لے کر موقوف علیہ کی کتب تک تعلیم دی جاتی ہے۔

دارالاقامہ میں رہائش پذیر بچیوں کے اخراجات کا جامعہ
خود کفیل ہے۔ اس شعبہ میں پانچ سو کے لگ بھگ بچیاں
زیرِ تعلیم ہیں۔

سنہری مسجد گول چکر، جامع مسجد مہاجرین کوٹ
خادم علی شاہ، فریدی مسجد سول لائن، فریدی مسجد فرید ٹاؤن
طیبہ مسجد فتح شیر کالونی، جامع مسجد گنج شکر کالونی، جامع مسجد
نظامی طارق بن زیاد کالونی کے نام خاص طور پر قابلِ ذکر

ہیں جہاں جامعہ کے فاضل عُلماء پنجگانہ نماز اور جمعۃ المبارک
کے علاوہ بچوں اور بچیوں کو ناظرہ اور حفظ القرآن کی
تعلیم دیتے ہیں۔

بیرون شہر: مدرسہ انوارالفرید کمیر، مدرسہ انوارالفرید ہڑپہ،
جامعہ عثمانیہ فریدیہ اڈا نور ضلع پاکپتن شریف۔ جامع گنج شکر
149/9-C ضلع ساہیوال، مدرسہ انوارالفرید نُور پُور ضلع
ساہیوال، مدرسہ دارالقرآن برکات فرید چک 86/6-R
مدرسہ انوار محمدیہ قصبہ کسوال تحصیل چیچہ وطنی، جامعہ غوثیہ فریدیہ
لڈن ضلع وہاڑی اور بچیوں کے بنات الاسلام حاصل پور
میں قائم ہیں۔ جہاں پر بچوں اور بچیوں کو ناظرہ و حفظ

القرآن کی تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی اور اصلاحی تربیت
دی جاتی ہے۔

بیرون ملک: پاکستان کی طرح جامعہ ہذا کے تحت
ہڈرسفیلڈ برطانیہ میں مسجد و مدرسہ اور ولور ہیمپٹن برطانیہ
میں بھی جامعہ کا ایک شعبہ اور سلسلہ سے وابستہ فریدی
حضرات کی ایک بزم فرید اسلام کی سربلندی کے لیے
سرگرم عمل ہے۔

جامعہ کے فارغ التحصیل علماء، حفاظ اور قراء جہاں اپنے ملک کے
مختلف محکموں مثلاً افواج پاکستان، محکمہ اوقاف اور محکمہ تعلیم میں
خطیب، امام، معلم اور مبلغ کے طور پر خدمات انجام دے رہے ہیں وہاں

بیرون ممالک مثلاً انگلینڈ، برمنگھم، سعودی عرب، دوبئی، ڈنمارک،
کینیڈا، قطر اور ابوظہبی میں بھی دین اسلام کی روشنی سے
لوگوں کے دلوں کو منور کر رہے ہیں۔

وللہ الحمد!

مخیر حضرات کی توجہ کے لیے: بحمدہ تعالیٰ جامعہ فریدیہ
ساہیوال اور اس کے شعبہ جات میں طلباء و طالبات کی
تعداد کے برابر شاید کسی دینی ادارے کی اس قدر تعداد ہو۔
جامعہ کا سالانہ خرچہ کفایت شعاری کے باوجود ڈیڑھ کروڑ
روپے سے متجاوز ہے۔ یہ جملہ انتظام و انصرام اللہ تعالیٰ
کے فضل و کرم اور حضور سیدنا بابا فرید الدین گنج شکر اور

اللہ الصمد اللہ الصمد اللہ الصمد
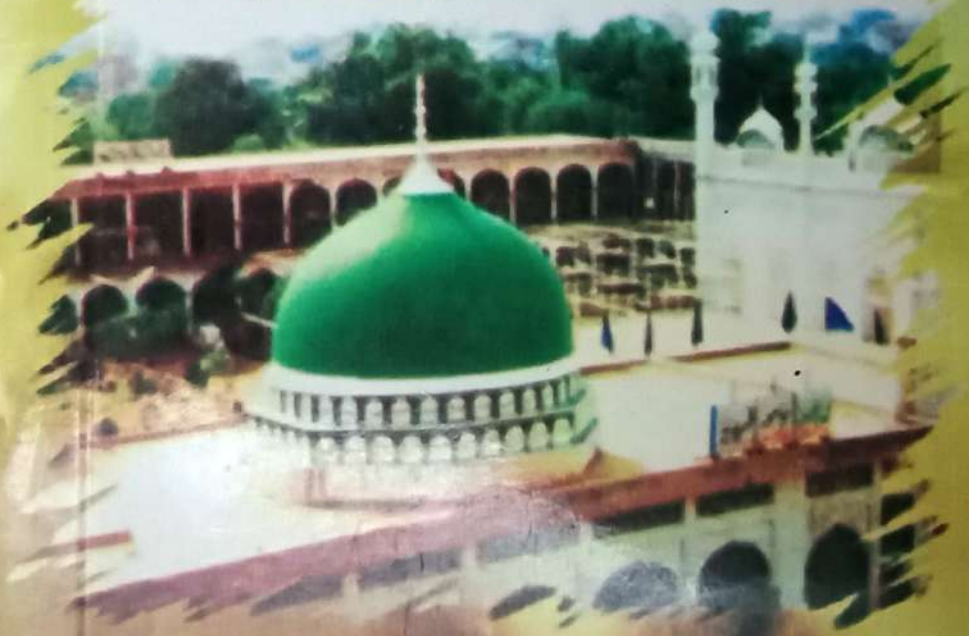
سلسلہ عالیہ چشتیہ فریدیہ کی تعلیمات کا واحد نمائندہ ترجمان

ماہنامہ انوار الفرید ساہیوال

انوار الفرید نوجوان اور جدید نسل کی اسلامی تعلیم و تربیت کے لیے گرانقدر سرمایہ ہے۔ انوار الفرید صوفیاء، علماء، طلباء، خطباء، فقہاء اور عوام و خواص کے لیے معلوماتی خزینہ ہے۔

انوار الفرید مسلک اہلِ سُنّت (بریلوی) کا بے باک ترجمان ہے جو باقاعدگی سے خدمات انجام دے رہا ہے۔

انوار الفرید، فریدی، چشتی، نظامی، قادری، نقشبندی، سہروردی حضرات کے لیے روحانی غذا ہے۔ وقت کا اہم تقاضا ہے کہ انوار الفرید کے سالانہ خریدار بنیئے۔

سالانہ چندہ/125 روپے علاوہ محصول ڈاک

ادارہ آپ کے تعاون کا مشکور ہوگا۔

حاجی احسان الحق فریدی
ناظم اعلیٰ حزب الفرید شعبہ تبلیغ جامعہ فریدیہ ساہیوال

ارشاد احمد فریدی، مدیر منتظم ماہنامہ انوار الفرید گول چوک ساہیوال

اللہ الصمد اللہ الصمد اللہ الصمد